www.KitaboSunnat.com

سردار محمد عبد القیوم خان
صدر آزاد کشمیر

مسئلہ کشمیر عالم اسلام کے لیے ایک چیلنج ہے

تازہ ترین صورتِ حال پر غور و خوض کی دعوت

"آل پاکستان کشمیر کانفرنس" کو کامیاب بنانے کی اپیل!

آج ہم ملکی و ملی سطح پر جن سنگین مسائل سے دوچار ہیں وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے قومی سطح پر غور و خوض کر کے کوئی متفقہ اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی تمام اجتماعی اور انفرادی قوتوں اور وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔ صرف اس طرح ہم اس بہت بڑے چیلنج سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو آج ہمیں ملکی و ملی سطح پر درپیش ہے۔ اس وقت قومی سطح پر جن سنگین مسائل کا سامنا ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر نظریاتی، تمدنی، جغرافیائی اور تاریخی ہر اعتبار سے پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریکِ آزادیٔ کشمیر اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتدا ہی سے تحریکِ پاکستان کا ایک حصہ رہی ہے۔ پھر تقسیم برصغیر کے اصولوں کے مطابق بھی غالب مسلم اکثریت کا علاقہ ہونے کی وجہ سے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونا چاہیے تھا، لیکن بھارت نے ان تمام اصولوں اور کشمیری عوام کی خواہش اور کوشش کے بالکل علی الرغم کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے ساتھ مل کر ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعے جس کا مقصد بالآخر مسلمانانِ برصغیر کا مکمل استیصال کر کے ایک عظیم برہمنی سازش کا قیام تھا، ریاست کے ایک بڑے حصہ پر جابرانہ تسلط جما لیا اور اب انتہائی عیاری اور پوری قوت کے ساتھ ریاست کے باقی ماندہ حصہ آزاد کشمیر کو بھی ہڑپ کرنے کے لیے بڑھ رہا ہے اور اس کے لیے صرف فوجی اور سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بھارتی سامراج کی مشرکیت ہندوؤں کی سیاسی بائیبل ارتھ شاستر کے الفاظ میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اپنے دشمن کو مارنا چاہتے ہو ...... تو اسے اپنا دوست بنا لو۔ پھر جب تم اسے مارنے لگو تو اس سے بغل گیر ہو جاؤ، اور جب تم اسے مار چکو تو اس کی لاش پر آنسو بہاؤ۔

جو لوگ پاکستان کے دفاعی امور پر نظر رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آزاد کشمیر کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں ..... انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے دفاعی حصار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قائد اعظم نے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ :

"کوئی بھی باغیرت قوم اپنی شہ رگ کو دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیتی ...."

ریاست جموں و کشمیر کی یہی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت ہے جس کی وجہ سے بھارت اس کے ایک حصہ پر غاصبانہ تسلط کے بعد اب اپنی پوری قوت اور عیاری سے کام لے کر اس کے بقیہ حصہ "آزاد کشمیر" پر بھی قبضہ جمانے کے لیے کوشاں ہے ..... اور اس خطہ کے ایک ایک انچ پر تسلط جمانے اور باقی رکھنے کے لیے اپنی پوری فوج سے اور سیاسی قوت کو استعمال کر رہا ہے، کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان کے اس دفاعی حصار کے ختم ہو جانے کے بعد اس کے لیے پاکستان کے مشرقی بازو کی طرح اس کے مغربی بازو پر بھی تسلط جما لینا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا اور یوں اسلامیان برصغیر کی اس آخری پناہ گاہ مملکت خداداد پاکستان کو ختم کرنے کے بعد اس کے لیے اکھنڈ بھارت کی صورت میں ایک عظیم برہمنی ریاست کے قیام کے دیرینہ خواب کو شرمندۂ تعبیر بنانا آسان ہو جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم بھارت کے ان توسیع پسندانہ عزائم اور اس کی مخصوص سٹریٹجی کو سمجھ کر اس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے نہایت سنجیدگی سے غور و خوض کریں۔

یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ بدقسمتی سے پچھلی ایک مدت سے بعض حلقوں میں غالباً بھارتی اور عالمی سامراجی قوتوں کے پروپیگنڈہ کے باعث یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ کشمیر کا پاکستان سے اور تحریک آزادی کشمیر کا تحریک پاکستان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اپنے پس منظر، نصب العین اور اہمیت کے اعتبار سے صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت پاک کا مسئلہ ہے کیونکہ تحریک آزادی کشمیر تحریک پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر تحریکِ پاکستان کی تکمیل ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر خدانخواستہ بھارت تحریکِ آزادئ کشمیر کو کچل کر پوری ریاست جموں و کشمیر کو اپنے جارحانہ تسلط کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں خود پاکستان کی بقا اور سالمیت بھی خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔

یہاں اس حقیقت کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بھارت کے جارحانہ عزائم کا ہدف صرف پاکستان ہی نہیں پورا عالمِ اسلام ہے اور اس کے اصل عزائم یہ ہیں کہ اپنے گرد و پیش کے مسلم ممالک پاکستان، افغانستان، ایران و انڈونیشیا وغیرہ پر قبضہ کر کے اپنے قدیم دیومالائی تصور کے مطابق دریائے جیحوں سے جکارتہ تک ایک عظیم برہمنی سلطنت کا قیام عمل میں لایا جائے اس اعتبار سے بھارتی جارحیت صرف پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کے لیے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ یوں مسئلہ کشمیر صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ کشمیر اس وقت ایک انتہائی نازک اور سنگین صورتِ حال سے دوچار ہے۔ گزشتہ پاک بھارت جنگ کے نتائج نے بھارتی سامراج کے حوصلوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ وہ انتہائی عیاری اور پوری قوت سے کام لے کر ریاست جموں و کشمیر کے بقیہ حصہ آزاد کشمیر پر قبضہ کر کے تحریکِ آزادئ کشمیر کو کچل دینے کی تیاری کر رہا ہے کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان کو کچھ بھی مہلت مل گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے جارحانہ عزائم کا سر کچلنے کے قابل ہو جائے گا۔ اس لیے وہ پاکستان کو مزید مہلت دیے بغیر اس کے خلاف ایک بار پھر جارحیت کا ارتکاب کرنا چاہتا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر ملتِ پاک اس سلسلہ میں اپنے موقف کو متفقہ طور پر پوری قوت اور یکجہتی کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھ دے تو یہ بات بھارتی جارحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لیے حکومت کے ہاتھ بھی مضبوط کرے گی اور اس سے عالمی رائے عامہ بھی بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے حق میں ہموار ہو گی۔ لیکن اگر اس وقت ملتِ پاک نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ بھارت اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہو گیا تو نہ صرف تحریکِ آزادئ کشمیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ہی نہیں بلکہ خود پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لیے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہوگی اور تاریخ ہماری کوتاہی کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

یہی احساس ہے جس کی وجہ سے آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر نے جو تحریک آزادیٔ کشمیر کی نمائندہ حکومت ہونے کی وجہ سے ایک نظریاتی حکومت ہے...... یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورتِ حال پر قومی سطح پر غور وخوض کرنے کی غرض سے آزاد کشمیر میں ایک "آل پاکستان کشمیر کانفرنس" منعقد کی جائے اور اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے زعماء، ممتاز علمائے کرام اور ماہرینِ قانون، طالب علم رہنماؤں، صحافیوں، دانشوروں اور مزدور لیڈروں کو دعوتِ شرکت دی جائے۔

یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ آزاد کشمیر حکومت ریاست جموں وکشمیر نے مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ اور اعلان گزشتہ کئی ماہ سے کیا ہوا ہے اور اسے بہرصورت منعقد کرنے کے انتظامات تیزی سے کیے جا رہے ہیں لیکن جس چیز نے مجوزہ کانفرنس کی اہمیت کو غیر معمولی بنا دیا ہے وہ مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین ...... سیاسی صورتِ حال ہے جو اس اعتبار سے حد درجہ تشویشناک ہے کہ بھارت ایک بار پھر جبر وتشدد اور ترغیب وتحریص کے مختلف ہتھکنڈوں سے کام لے کر وہاں تحریکِ آزادی کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مقبوضہ کشمیر کی سیاسی صورتِ حال کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات ہم سب کے لیے ایک لمحہ فکریہ مہیا کرتی ہیں۔

یہاں میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات کو علی وجہ البصیرت سمجھتے ہیں کہ جہاں پاکستان کی بقا وسالمیت کا دار ومدار بڑی حد تک مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں وکشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق پر ہے ...... وہاں تحریکِ آزادیٔ کشمیر کی تکمیل کا تمام تر انحصار بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر ہے۔ اس لیے ہم اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ تحریکِ آزادیٔ کشمیر کی تکمیل کے ساتھ پاکستان کی بقا وسالمیت کے سلسلہ میں بھی ہم کشمیری مسلمانوں پر انتہائی گراں بار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو ہمیں بہرصورت ادا کرنا ہوں گی اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس اس راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ